اسے پانچ ابواب میں بانٹا گیا ہے۔ اوّلین باب مابعد نو آبادیاتی مطالعہ بنیادی مباحث میں استعماریت کا تاریخی، سیاسی، سماجی اور ادبی پہلوؤں کو متعین کرنے کی بھرپور سعی کی گئی ہے۔ جس کی بنیاد پر ہی باقی ابواب میں اُردو افسانے پر اس کے اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس باب میں تعریف کا تعین، پس منظر، تاریخی پہلوؤں، ثانوی ماخذات اور محققین کی متعین کردہ تعریفوں پر اکتفا کرنے کی بجائے، استعمار کاروں کی ذاتی آراء سرکاری مسودات اور پالیسی سازوں کے بیانات اور کاغذات کی مدد سے ان حکمت عملیوں اور حربوں کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے استعماریت کا عمل "سماجی، سیاسی اور ادبی پہلو" کی صورت ہندوستان میں ممکن ہوا۔

دوسرا باب نو آبادیاتی دور کے اُردو ادب اور افسانے کا آغاز "تعلیمی اور ثقافتی حربوں کی مدد سے مقامی باشندوں کی آبادی کے ذہنوں پر "مرعوبیت" کے اثرات اور اس کا عکس لکھے جانے والے داستان، ناول، شعری ادب اور افسانے پر بہت گہرا ہوا۔ یہ باب دکھاتا ہے کہ کس طرح بیشتر نصابی اور غیر نصابی کتب میں پیش کی جانے والی ہندوستانی ماضی کی تصویر، اُردو افسانے اور ناول کے کرداروں اور رویوں میں اپنی بھرپور جھلک دکھائی دے جاتی ہے۔ اس باب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کے اثرات کو استعماری تکلّے (Colonial Discourse) کے تجزیے کے طور پر اُردو ادب اس کے اثرات پر پرکھنے کی سعی کی گئی ہے۔

اُردو ادب کی تحقیق میں سماجی علوم کے طریق کار کا استعمال اب مختلف علمی رجحانات کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ایسا ہی رجحان مابعد نو آبادیاتی تناظر میں ہے جس کو استعماریت زدہ ممالک میں تخلیق کیے گئے ادبی سرمائے کو استعماری تناظر میں پرکھنے کا داعی ہے۔ "Post-Colonial" کے رجحان کی یہ کوشش ہے کہ ادب میں ان اثرات اور مزاحمتی رویوں کو سامنے لایا جاسکے۔ جو استعماری حکومت کے عہد میں اس پر مرتسم ہوئے۔

تیسرا باب رومانوی افسانے کا مابعد نو آبادیاتی مطالعہ میں ایسے نقوش ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو کہ استعماری پالیسیوں اور اس میں مخصوص رجحانات کے فروغ کے لیے کی گئی سرکاری کوششوں کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے۔ سید سجاد حیدر یلدرم اور رومانوی تحریک کے زیر اثر لکھے جانے والے افسانوں میں استعماری اثرات کا محاکمہ کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں ترقی پسند افسانے کا مابعد نو آبادیاتی مطالعہ ہے۔ اس زمن میں ہم اپنی دگرگوں صورتِ حال کے ہر پہلو کو استعماریت کی خون آشامی کا نتیجہ قرار دے سکتے ہیں؟ انگارے کی اشاعت ہی علامتی طور پر ترقی پسند تحریک کا نقطہ آغاز ثابت ہوئی۔ اس میں استعماری نظام نے جو بوسیدہ نظام، بے جان قدریں، سیاسی تحریکیں، بے رحم سماجی قوانین اور استحصال کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ استعمار کاروں کے خلاف انگارے والوں نے جو اعلان بغاوت کیا اُن کے نقوش ڈھونڈ کر مابعد استعماری صورتِ حال کو واضح نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ غربت اور اس کے اثرات کو کرداروں کے ارضی مسائل سے بخوبی دیکھا گیا ہے۔

پانچواں باب حقیقت پسند افسانے کا مابعد نو آبادیاتی مطالعہ ہے۔ اس تحریک نے اُردو افسانے میں غیر معمولی رفتار تو تخلیق کر دی اور اس کے ساتھ ہی فنی تجربوں اور نئے موضوعات سے بھی روشناس کرایا گیا ہے۔ اس تحریک کے زیر اثر لکھنے والے افسانہ نگار کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، احمد علی، عصمت چغتائی، سعادت حسن منٹو، حیات اللہ انصاری، اختر اورینوی، اختر انصاری، محمد حسن عسکری نے ملکی غلامی، طبقاتی کشمکش، افلاس، سماجی انتشار، قومی اتحاد، امن، متوسط طبقے کی اخلاقی اقدار کا کھوکھلا پن بھی استعماری اثرات کا ہی نتیجہ ہے۔